کراماتِ جناب محبوب سبحانی شہباز لامکانی حضرت شیخ محی الدین عبد القادر غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

گلدستہ کرامات

مصنف
مؤرخ اسلام حضرت علامہ مفتی
علامہ غلام سرور قریشی
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۴۳ھ ۱۸۲۷ء
وفات ۱۳۰۷ھ ۱۸۹۰ء

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

کراماتِ بیّنات محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ
محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی

گلدستہ کرامات

مصنف
مورخِ اسلام حضرت علامہ
مفتی
علامہ غلام سرور قریشی
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۴۴ھ ــــ ولادت ــــ ۱۸۳۷ء
۱۳۰۷ھ ــــ وفات ــــ ۱۸۹۰ء

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : **گلدستہ کرامات**

مصنف : حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ

بایمائے محبت : حضرت مولانا الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ
شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑہ)

نگران : مولانا محمد منشا تابش قصوری (مرید کے) لاہور

بتعاون خاص : استاذ القراء مولانا الحافظ القاری ذوالفقار احمد برسالوی مدظلہ

باہتمام : جناب محمود احمد حافظ قصوری، پروفیسر حافظ محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے

پرنٹنگ، ڈیزائننگ بائنڈنگ : شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853

باراول (پاکستان): ۱۴۳۲ھ/ 2011ء

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین۔ مرید کے ضلع شیخوپورہ

رابطہ موبائل نمبر : 0300-8002585, 0345-4680027

گنہگار رہولا کہ عبد القادر عبد القادر فرشتگان یہ جواب خلاف قواعد شکر مستعد کرنے عذاب کے ہوئے اُسی وقت فرشتگان ربانی کو حکم یزدانی ہوپنچا کہ یہ شخص اگرچہ فاسق ہے مگر غوث الاعظم ہمارے محبوب کا عاشق ہے اور اپنے دعوی عشق میں صادق ہے کہ ہر ایک سوال میں سوائے نام محبوب مرغوب ہمارے کے اور کچھ جواب نہیں دیتا اسکو خواب ناز میں سُلا دو اور بارگناہ اسکے سر سے اُٹھا دو اور قبر اسکی غیرت بہشت بنا دو چنانچہ ببرکت اسم نامی نام گرامی اُس پیر عظامی کل سیئات اُس عاصی کے بدل بحسنات ہوگئے اللھم اغفرلی ذنوبی واستر عیوبی بحق محبوبک ومطلوبک وعزیزک غوث الاعظم عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان	چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

غزل از مؤلف عفی عنہ

میں ہوں مرید اُس شہ عالی جناب کا
قربان ماہ نو بھی ہے جسکی رکاب کا
مہتاب اک ستارہ ہے اُس رخ کے سامنے
یہ آفتاب ذرہ ہے اُس آفتاب کا
پانی نہ مانگے دشمن دیں اُسکے روبرو
دیکھے جو جلوہ آپکی تیغ پر آب کا
دریا کو بسکہ سوز محبت ہے آپ کا
چھاتی پہ لہر کی ہے پھپھولا حباب کا
دلبند مرتضیٰ ہے پیارا حسین کا
لخت جگر جناب رسالت مآب کا
قطب زمانہ غوث علی میں محی دیں
لائق ہے کون دوسرا ایسے خطاب کا

کافی ہے نام اُنکا سمر گور میں	کسکو ہے وہاں فراغ سوال و جواب کا

مناقب چہل و سوم در بیان بعض اوصاف آن مخزن کرامات محی الدرجات محبوب سبحانی رضی عنہ

مداحان پیر و وصافان دستگیر روایت کرتے ہیں کہ جناب فیض مآب طالک کے محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نہایت مقبول وضع اور خوش پوشاک رہتے تھے اور جسم مبارک کے کپڑے بھی ایسے بیش قیمت اور گران بہا ہوتے تھے کہ ایک گز کپڑا دس دینار کو خریدا جاتا تھا بلکہ ایک دفعہ عمامہ کرامت شمامہ جناب غوثیہ کا ستر ہزار دینار کو خریدا گیا تھا اور حضرت نے وہ عمامہ فقط ایک ہی دفعہ زیب راس عنایت اساس کیا اور پھر وہ تاج ایک محتاج کو بخشدیا جب اُس غریب بانصیب نے وہ عمامہ اپنے سر پر باندھا تو فوراً اُسکے دیدۂ دل محبت منزل کے بانوار الٰہی روشن ہوگئے تمام زمرہ اولیائے کرام میں اُسنے عزت پائی اور پگڑی ولایت کی سر پہ باندھی

غزل از مؤلف عفی عنہ

جناب پیر محی الدین وہ عالی پیر دوران ہین ؎ ولی سارے زمانے کے فقط جنکے ثناخوان ہین
غنی و منعم و کان مروت صاحب دولت ؎ سخی بحر سخاوت بلکہ اک ابر زر افشان ہین
رخ چون مہ بو چون گل بقد چون سرو بستانی ؎ حسین و خوبرو خوش طلعت و سرخیل خوبان ہین
امین کیسے امانت دار ربانی خزانون کے ؎ علیم علم یزدان واقف اسرار پنہان ہین
معالج دردمندان جہان کے شافی عالم ؎ ہین مرہم زخم دل کے اور شفا بخش مریضان ہین
سرین جن و پری بھی سایۂ الطاف مین جنکے ؎ ہین وہ انسان کہ تخت دین و دنیا مین سلطان ہین
اندھیری رات ہے سر پر یا حضرت خبر لیجے ؎ الٰہ آپ اس ظلمت دنیا مین اک مہر درخشان ہین

مناقب چہل و چہارم در تعریف نعلین آن سید الثقلین قرۃ العین حسنین محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی قدس سرہ

پابوسان جناب جیلانی و نعلین برداران محبوب سبحانی اس طرح پر گویان ہین کہ جناب غوث الاعظم نعلین قدمین شریفین اپنے کی اسقدر بیش قیمت پہنا کرتے تھے کہ وہ نعلین یاقوت سرخ اور زمرد سبز سے مرصع ہوا کرتی تھین اور بیچ کے تلون مین اُنکے میخین چاندی اور سونے کی جڑی ہوئی ہوتی تھین اور کبھی ایسا اتفاق نہین ہوتا تھا کہ آپکی کوئی نعلین آٹھ دون سے زیادہ اپنے پائے مبارک مین پہنی ہون جب آٹھ روز گذر جاتے تھے تو ہر روز جمعہ نئی نعلین آپکے پائے مبارک مین پہنائی جاتی تھی اور پرانی کفش یا کسی غریب محتاج کو عنایت ہو جاتی وہ غریب دولت دنیا سے مالامال اور دولت عقبیٰ سے نہال ہو جاتا غرضکہ جناب معلی القاب محبوب سبحانی ایسے غنی اور مستغنی تھے کہ
دولت دنیا اُنکی نظر مین محض ناچیز اور ہیچ تھی

غزل از مؤلف عفی عنہ

قطع ہو جامہ ولایت کا تری آغوش پر ؎ زیب ور ہو خلعت شاہی تمھارے دوش پر
جان جان مین مری بس ہو تصور آپکا ؎ نام ہو تیرا فقط میرے لب خاموش پر
کشتی دل پار ہو جائے مری ڈوبی ہوئی ؎ گر ترا آجائے یہ دریائے رحمت جوش پر
غوث اعظم غوث اعظم نقش ہو دل پر سحر ؎ محی حسرت ہو محی دین چشم و زبان گوش پر
سیکڑون ہین اولیا جگ مین قدم ہو جنکا ؎ لاکھہا سرورے قربان ہین تری پاپوش پر